سوال

(122)نابالغ لڑکے کی امامت

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیانابالغ لڑکاامامت کے فرائض سرانجام دے سکتا ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

جب بالغ مردوں میں کوئی شخص جماعت کرانے کا اہل نہ ہواور نابالغ لڑکا صاحب تمیز موجود ہوتو ایسی صورت میں وہ نابالغ لڑکا جماعت کے فرائض سرانجام دے سکتا ہے، جیسا کہ صحیح بخاری، ابوداؤد، نسائی، مسند امام احمد بن حنبل میں حضرت عمر بن سلمہ رضی اللہ عنہ سے جماعت کراناثابت ہے، حالانکہ وہ بخاری کی روایت کے مطابق چھ یا سات سال کے تھے اور ابوداؤدکی روایت کے مطابق وہ سات یا آٹھ برس کے تھے۔

عمر بن سلمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہمارا قبیلہ ایک ایسے راستہ پر آباد تھا جہاں سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا گزر ہوتا رہتا تھا۔ میں ان سے قرآن سیکھتا رہتا تھا، آخر میرے والد جب مسلمان ہوگئے اورانہوں نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ رات دن میں پانچ نمازیں پڑھنی ہیں۔ نماز کے وقت کوئی صاحب اذان پڑھے ،تاہم جماعت وہ شخص کرائے جو دوسروں کے مقابلہ میں زیادہ عالم ہو۔ میں چونکہ اپنے قبیلے میں سب سے زیادہ قرآن پڑھا ہوا تھا۔ لہٰذا میری قوم نے مجھے اپنا پیش امام بنالیا۔ چنانچہ میں آج تک ان کا امام چلا آرہا ہوں۔ چونکہ میں سات سال کے لگ بھگ تھا۔ میرے گلے میں صرف ایک قمیص ہوتی تھی۔ جب میں سجدہ میں جاتا تو ننگا ہوجاتا تھا۔ تب میری قول نے مجھے کپڑے بنا کر دیے۔ الفاظ یہ ہیں:

فَنَظَرُوا فَلَمْ يَكُنْ أَحَدٌ أَكْثَرَ قُرْآنًا مِنِّي، لِمَا كُنْتُ أَتَلَقَّى مِنَ الرُّكْبَانِ، فَقَدَّمُونِي بَيْنَ أَيْدِيهِمْ، وَأَنَا ابْنُ سِتٍّ أَوْ سَبْعِ سِنِينَ، (رواہ البخاری والنسائی بنحوہ۔) قال فیہ کنت اء مھم وانا ابن سبع سنین او ثمان سنین۔ (ابوداود) وَلِأَحْمَدَ وَأَبِي دَاوُد: فَمَا شَهِدْتُ مَجْمَعًا مِنْ جَرْمٍ إلَّا كُنْتُ إمَامَهُمْ إلَى يَوْمِي هَذَا) (نیل الاوطار: باب ما جاء فی امامة الصبی ص۱۸۷ ج۳)

اس صحیح حدیث سے معلوم ہوا کہ جب نابالغ لڑکا دوسرے بڑے افراد کے مقابلہ میں زیادہ عالم ہواور پھر وہ صاحب تمیز بھی ہوتو بلاشبہ اس کی امامت جائز ہے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

[فتاویٰ محمدیہ](#)

ج1ص413

محدث فتویٰ